Surah Al-Hijr

Juz- 14

Lesson # 132 (Ayah 1-50)

Root Words

• لِ ربما ← رُبَّ ← کبھی کبھی ۔ اکثر اوقات

لِ حرف جر

• الامل ← ا-م-ل ← امید ۔ جو چیز انسان کے پاس موجود نہیں ہے وہ اُس کی آس لگائے بیٹھا ہے ۔

امید کیلئے الفاظ

① الامل ← بظاہر غیر متوقع امید ۔ دیر سے پوری ہونے والی امید۔

② امنیتھم ← جھوٹی خواہشات / آرزوئیں

③ رجو ← کنارے ۔ امید (سورۃ توبہ) جس کی پورا ہونے
(رَجا) کی زیادہ امید ہے خواہ دیر سے ہو۔

• شیع ← ایسا گروہ جس کا شدید اختلاف ہو دوسرے سے ۔

• یستھزءون ← اندرونی مذاق

• سخر ← بیرونی مذاق (آواز، کپڑوں کا مذاق etc)

CamScanner

★ تفندون ← (سورۃ یوسف) ← کسی کا ایسے مذاق اڑانا جو دہ سٹھیا گیا ہو

• نسلکہ ← س ل ک ← سوئی کو ناکے سے گزارنا - راستے کے ساتھ ساتھ چلنے والا (لازم و متعدی)

• سکرات ← س ک ر ← نشے کی حالت - بے ہوش کرنا یا مدہوش کرنا
سکرات الموت - موت کی کیفیت

• رجیم ← ر ج م ← پتھر مارنا - لعن طعن کرنا - رحمت سے محروم
← شیطان جب آسمان کی طرف جانے کی کوشش کرتا ہے شہاب ثاقب اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں

• استرق ← س ر ق ← چوری
(الفاظ کی زیادتی ---) ← اہتمام اور خاموشی سے چوری کرنا

• شہاب ← ش ہ ب ← چمکتی ہوئی چیز - آگ کا انگارہ

★ قرآن میں انگارے کیلئے 3 لفظ آئے ہیں:

① شہاب ← ایسا انگارہ جس میں چمک اور شعلہ ہو خواہ وہ آگ کا ہو یا فضا میں پایا جائے۔
جمع ← شہب (سورۃ 72، آیت 8)

② جذوۃ ← ایسا انگارہ جس میں چمک ختم ہو جائے اور راکھ اوپر آجائے

③ قبس ← مانگا ہوا آگ کا انگارہ / شعلہ - آگ کا وہ شعلہ جو لکڑی آگ سے لیا گیا ہو۔ (سورۃ 20، آیت 10)

• مددنھا ← م د د ← کھینچنا - لمبائی کے رخ پر کھینچنا - پھیلانا - مدد کرنا۔

• رواسی ← گڑھے / جمے ہوئے پہاڑ

• خزائنہ ← خ - ز - ن ← چھپا ہوا خزانہ جس کی حفاظت کا انتظام ہو۔

• لواقح ← ل - ق - ح ← ایسی ہوائیں جو بھاری ہو (اٹھانا) بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔
بارآور ہوائیں [حاملہ کرنے والی ہوائیں]

• یحشرھم ← ح - ش - ر ← ① لوگوں کو اکٹھا کرنا ② ہانکنا
③ ایک side پہ کر دینا

sequence

* ③ • صلصال ← ص - ل - ص - ل ← ایسا گارا جو خشک ہو جائے اور بجنے لگے

* ① • حما ← ح - م - ء ← ایسی (مٹی) کیچڑ جس میں خمیر پیدا ہو گیا ہو اور بو ہو۔ [خمیر اٹھی ہوئی مٹی]

* ② • مسنون ← س - ن - ن
2 معنی
① ← ایسی سڑی ہوئی مٹی جس میں سڑنے سے چکناہٹ پیدا ہو جائے۔
② ← مصور - کسی چیز کو shape دی جائے۔
قالب میں ڈھلی ہوئی جس کو ساخت دے دی جائے
خاص

• السموم ← س - م - م ← گرم ہوا - تیز حرارت ہوتی کا نالہ - زلیر (وہ چیز جس میں سوراخ ہو)

حما ← خمیر اٹھی ہوئی سیاہ مٹی
مسنون ← جس کو ڈھال دیا گیا / change کر دیا گیا
صلصال ← سوکھا ہوا گارا جو خشک ہو کر بعد بجنے لگا / کھنکتا ہی مٹی

حجر ← پتھر
← عقل
← وادی

- ولأغوینہم ← غ۔و۔ی ← بہکانا۔ گمراہ کرنا۔ جہنم کا نام
- غل ← غ۔ل۔ل ← باندھ دینا۔ کینہ۔ دل کے اندر زنجیر کا دینا ہے۔ عام چیزوں کیلئے بھی
- سرر ← س۔ر۔ر ← چارپائی، تخت
- متقبلین ← ق۔ب۔ل ← قبلہ۔ مقابلہ۔ مقابل
← فعل (اس میں دو لوگوں کا ہونا ضروری ہے)

Tafseer
Intro

- مکی سورت ۔ 6 رکوع ۔ 99 آیات ۔ 654 کلمات
- 2860 حروف
- اس سورت کا نام الحجر کی آیت : 80 سے لیا گیا ہے۔
- اصحاب الحجر ← حجر کے رہنے والے

← تمام مفسرین اس بات پر agree ہیں کہ اصحاب الحجر سے مراد قوم ثمود ہے۔ لیکن بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ثمود اور اصحاب الحجر الگ الگ ہیں۔

← مفسرین اور مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دونوں ایک ہی ہے کیونکہ پتھروں کا تراشنے کا طریقہ اور پھر عذاب ہوا تھا طریقہ بھی same ہی تھا۔

← حجر اس وادی کا نام ہے جس میں ثمود رہتے تھے اور جو مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ہے۔ اس کے آثار اب بھی باقی ہے

زمانہ نزول

سورۃ یوسف کے بعد مکی دور میں نازل ہوئی۔ شدید مکی دور میں نازل ہوئی۔ اہل مکہ آپ ﷺ کی دعوت

کا مذاق اڑاتے تھے۔

سورۃ کا مضمون

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو تسلی دی ہے اللہ رب العزت
نے۔

← قصہ آدم اور ابلیس
← توحید کی طرف دلائل کے ساتھ اشارہ

(1)

حروف مقطعات ← الر۔

الکتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور بعض لوگ سورۃ الحجر کی آیات کو کہتے ہیں۔

• سورۃ کے آغاز میں بغیر کسی تمہید کے اللہ نے قرآن کی فضیلت سے آغاز کیا ہے

اس کتاب کو اتارنے کا مقصد کیا ہے۔ ایسی کتاب جس کا پیغام۔ دلائل واضح ہے۔ اور جو اس راستے پر چلتے ہیں ان کے راستے واضح ہو جاتے ہیں۔

قرآن حضور رسول ﷺ پر نازل ہوا۔

(2)

انکار کرنے والے کبھی کبھی یا اکثر اس بات پر پچھتائیں گے۔ ان کو اپنے اعمال پر حسرت ہوگی۔

* کبھی کبھی ← دنیا کی زندگی (مفسرین)

دنیا کی زندگی میں بے شمار ایسے موقعے ہیں جس میں کافر پچھتائے۔ جیسے غزوہ بدر۔

کبھی کبھی ← آئندہ زندگی میں پچھتائیں گے

(2) (3)

مفسرین ← اکثر ← آخرت کے معاملات / قبر کی زندگی۔

جب فرشتے جان نکالنے آئیں گے تو خوب کھینچ کر جان نکالیں گے وہ افسوس کریں گے کہ ہم نے دنیا کی زندگی میں نیک اعمال کیوں نہیں کیے۔

★ (الانعام: 31)

یٰحسرتنا علی ما فرطنا ۔۔۔۔

افسوس حسرت جو ہم نے کیا زیادتی کی ۔۔۔۔

اس time وہ حسرت کریں گے اس کا ذکر ہمیں قرآن میں کئی جگہ ملتا ہے۔ کہ وہ مسلمان ہوتے۔

(5)

[نضر بن حارث ← کھیل الاحادیث
ایران گیا اور کہانیاں جو لایا تھا]

• ٹھلیعھم ← ل - ہ - و ← ہر وہ چیز جو انسان کو اس کے اصل سے غافل کر دیں۔ ایسی داستانیں جس کی وجہ سے انسان اپنے فرائض بھول جائے۔

[التکاثر، لقمان ⇐ لھویات کا ذکر]

• اللہ رب العزت یہاں پر یہ بات کر رہے ہے کہ یہ لوگ کھانے اور پینے میں اتنے مصروف ہیں، رہنے دو ان کو۔ یہ ڈانٹ کا انداز ہے۔

← کچھ لوگ ہر وقت لبس گھر سجانے، چیزوں، اور مختلف مشاغل میں مصروف رہ کر اصل مقصد کو بھول جاتے ہیں۔

← جیسے students پڑھتے جاتے ہیں اصل مقصد کو بھول کر

تفرقے میں لگ جاتے ہیں۔
زندگی کا اقتضا کیا ہے؟
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ان لوگوں کو چھوڑ دیجئے یہ کھیل میں
مصروف ہے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
چار چیزیں انسان کی بدبختی کی علامت ہے:
(1) آنکھوں سے آنسو نہ جاری ہونا (اپنے گناہوں پر نادم نہ ہونا)
(2) سخت دلی (کسی کی تکلیف کا اثر نہ ہونا خود پر)
(3) طولِ عمل (لمبی لمبی امیدیں / دنیا کی محبت اور حرص میں اتنا مشغول ہو جائے کہ آخرت سے بے فکر ہو جاتا)
(4) دنیا کی محبت

← دنیا کی زندگی میں ان لوگوں نے خود کو مشغول کر رکھا ہے۔ اور جلد ہی انہیں معلوم ہو جائے گا۔ پھر یہ کبھی کبھی / اکثر افسوس کریں گے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا؟ ہم کیوں نہ سیدھی راہ پر چل پڑے۔ پھر وہ افسوس کریں گے۔

← بچے چھوٹے ہو تو اتنی فکر نہیں ہوتی۔ لیکن اولاد بڑی ہو جائے تو فکریں بڑھ جاتی ہیں۔ Society میں مختلف چیزیں انسان کو خود کی طرف attract کرتی ہیں۔ بس اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ ہمیں ان برے اثرات سے بچا کر رکھے۔

رُبَمَا ← حرفِ جر ← 17 ← جو اپنے بعد میں آنے والے کو زیر دیتے ہیں۔

• قرآن میں **11** استعمال ہوئے ہیں ۔

ب و ت ک ل

~~کوئی کون~~ لام و   ب ک ل و م ن ق م ف ن

خلا

← قرآن میں کچھ ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں جن کے بعد حرف نہیں آیا ۔ اس کی کوئی reason نہیں ہے ۔

آیت 2 اور 3 میں :

← انسان (کفر کرنے والا) دنیا کی زندگی میں مصروف رہے گا پھر وہ پچھتائے گا اور عنقریب اسے پتا چل جائے گا

(4)

اللہ تعالیٰ کبھی بھی کسی قوم کو ایسے ہی نہیں پکڑ لیتے اس کے گناہوں پر ۔ اس قوم کیلئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے ۔ ایک خاص مہلت دی ہوتی ہے ۔ تاکہ وہ لوگ اپنے عملوں پر غور کرے ۔

عذاب کی تاخیر کی وجہ بتائی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو مہلت دیتا ہے ۔

(5)

کوئی قوم اپنی لکھی ہوئی مدت سے نہ پہلے ہلاک ہو سکتی ہے اور نہ اس کی مقررہ مدت کے بعد ۔

مقرر وقت جب آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دیتا ہے پھر آگے یا پیچھے عذاب نہیں کیا جاتا ۔

(6)

کفر کرنے والے / شرک کرنے والے کہتے تھے ← اہل مکہ نے پیغمبر کو مجنو کہا ۔

• ایک دفعہ آپؐ نے مکہ کے سرداروں کو کہا اگر تم میری 10 باتیں مان لو تو تم پورے عرب و عجم کے مالک بن جاؤ۔ انہوں نے کہا بتائیں۔ آپؐ نے ان کو توحید کی دعوت دی۔ اس پر سردار غضب ہو گئے اور آپؐ کو مذاق اڑایا آپؐ کو مجنون کہا۔

* جیسے فرعون نے موسیٰ کی دعوت سننے کے بعد کہا "انما ارسل الیکم لمجنون"

الذکر ← قرآن کو
القمر : ولقد یسرنا ۔۔۔ ۔
(قرآن کو ذکر کہا گیا ہے)

الذکر ← قرآن میں جو بھی چیزیں ہیں وہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔
← وحی متلو ع اور غیر متلو ع (اللہ کی کتاب + بصیرت جو رسولؐ کو دی گئی)

وہ لوگ کہتے تھے جس پر یہ ذکر نازل ہوا ہے وہ نعوذ باللہ مجنون ہے۔

(7)

پھر اس کے ساتھ وہ لوگ ایک مطالبہ کرتے تھے۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے ساتھ فرشتوں کو لیکر کیوں نہیں آتا۔ فرشتے کیوں نہیں نازل ہوتے۔ ان کا یہ مطالبہ ہمیں قرآن میں بار بار ملتا ہے۔

* الفرقان (7-8) ← اس میں بھی یہ مطالبہ ملتا ہے کیسا یہ رسول ہے جو ہمارے ساتھ چلتا پھرتا ہے کھاتا پیتا ہے۔ (مفہوم)

* الزخرف * الانعام (111)

• ان تینوں سورتوں میں بھی ہمیں یہ مطالبہ ملتا ہے۔

← ان لوگوں کا یہ کہنا اگر تم سچے ہو تو فرشتے نازل کیوں نہیں ہوتے۔

(8)

اللہ رب العزت فرماتے ہے جب فرشتے نازل ہوتے ہے تو وہ حق لیکر نازل ہوتے ہیے۔

حق ← رسالت ← فرشتے آئے تو بتایا آپؐ رسول ہے۔
← وحی

فرشتے جب آتے ہے تو اپنے ساتھ عذاب (حق) لیکر آتے ہیں۔ جب فرشتہ نازل ہوتے ہیں تو پھر ان لوگوں کو مہلت نہیں ملتی۔

(9)

اللہ رب العزت فرماتا ہے بے شک ہم نے نازل کیا ہم اور ہم ہی اس کے نگہبان ہے۔

تین دفعہ ہم کا صیغہ use ہوا ہے۔
کہ تم کسے ایسے مجنو کیتے ہو، یہ رسولؐ نے خود گڑھا نہیں ہے۔
تم اپنے ذہن سے یہ خیال نکال دو کہ تم اس ذکر میں کوئی بدلاؤ کر سکتے ہو۔ تم کچھ بھی نہیں کر سکتے
اللہ تعالیٰ خود قرآن کی حفاظت کرنے والا ہے۔

★ مامون الرشید (بنو عباس کا بادشاہ) کے دربار کا واقعہ ہے:

← مذاکرے میں ایک یہودی آیا۔ وہ اسرائیلی تھا۔
مامون نے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو اس نے کہا میں

کاتبِ وحی ← زید بن ثابتؓ

اپنے باپ دادا کے دین کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ایک سال
بعد وہ شخص دوبارہ آیا تو وہ مسلمان تھا۔ مامون نے
پوچھا تو بتایا میں نے یہاں سے جانے کے بعد مختلف
مذاہب کو دیکھا اور ان کے تین نسخے تیار لیے۔
عیسائی اور یہودی نے تو خرید لیے۔ لیکن جب قرآن لیکر
گیا تو ان لوگوں نے check کیا درست بھی ہے یا نہیں۔
تو اس واقعے سے میں نے یہ دیکھا کہ اس کی حفاظت
کا ذمہ اللہ نے لیا ہے۔ یہ کتاب آج بھی محفوظ ہے

← دشمن کی ہزاروں کوششوں کے باوجود آج بھی قرآن
میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

← صحابہ کے بارے میں آتا تھا میدان جنگ میں گھوڑے کی
پیٹھ پر ہوتے تھے اور قرآن سنا رہے ہوتے تھے ایک دوسرے کو۔

★ حضرت زید بن ثابتؓ (انصاری صحابی) ۱۱ ہجری میں
یمامہ کی لڑائی میں مسلم کذاب سے ہوئی تھی۔
عمر فاروقؓ ابوبکر صدیقؓ دونوں موجود تھے۔ ان کو بلایا
ابوبکر نے کہا میرے پاس عمرؓ آئے ہے اور کہہ رہے ہے کہ یمامہ
کی لڑائی میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے ہیں اور میں
ڈرتا ہوں کہ اگر مسلمان اسی طرح لڑائیوں میں شہید
ہوتے رہے تو قرآن یاد نہیں رہے گا۔ تو کیوں نہ قرآن کو
ایک جگہ لکھ کر اکٹھا کر دیا جائے۔ تو زیدؓ نے کہا میں وہ
کام کیسے کرلو جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ عمرؓ کہنے لگے:
اللہ کی قسم یہ بہت اچھا کام ہے۔ اور وہ بار بار کہتے رہے۔
عمرؓ نے پہلے ابوبکرؓ سے بھی یہی کہا تھا۔ ان کا بھی
جواب زیدؓ کے جیسا تھا۔
ابوبکرؓ نے کہا آپ جوان ہے اور دورِ نبوی میں

CamScanner

آپ نے یہ کتابت کی۔ انہوں نے کہا لکڑی پر، درختوں پر قرآن جمع کرنا شروع کریں۔ زید (رض) نے کہا ابوبکر مجھے پہاڑ کھودنے کو کہتے تو اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا قرآن جمع کرنا مشکل لگا۔ پھر آخر میں زید (رض) راضی ہو گئے۔ زید کہتے ہیں میں نے بڑا انکار کیا اس بات پر اور پھر آخر میں میرا سینہ اس بات پر اللہ کی طرف سے کشادہ ہو گیا۔

زید کہتے ہیں میں نے قرآن شروع کیا کہیں پر چموں پر کہیں موزوں کی ہڈیوں پر، کبھی کھجور کے درختوں پر کافی صحابہ جنہوں نے حفظ کیا تھا اُن سے سن کر بھی لکھا۔

پھر یہ نسخہ ابوبکر (رض) کے پاس دیا۔ پھر عمر (رض) کے پاس، پھر سیدہ حفصہ (رض) کے پاس۔

پھر عثمان کے دور میں حذیفہ (رض) عثمان (رض) کے پاس آئے اور کہا قرآن کی تلاوت میں لوگ آپس میں اختلاف کر رہے ہیں۔ پھر عثمان (رض) نے وہ نسخہ حفصہ (رض) سے منگوایا اور

- زید بن ثابت (رض) عبداللہ بن ثابت (رض) سعید بن عاص (رض)
- عبدالرحمن بن حارث بن ہشام (رض) کو حکم دیا اس کی نقلیں تیار کی جائیں۔ اور قریش کے محاورے کے مطابق (کیونکہ تلاوتیں مختلف ہوتی جا رہی تھیں)

قرآن کو قریشی لہجے کے مطابق تیار کیا گیا۔

حفصہ (رض) کا نسخہ واپس کر دیا گیا۔ عثمان (رض) نے یہ سب نسخے جہاں جہاں مسلمان حکومت تھی دنیا میں وہاں بھجوا دیئے۔ اور جن کے پاس قرآن مختلف پرچیوں پر تھا اُن کو جلانے کا حکم دیا عثمان (رض) نے۔

(بخاری کی حدیث)

→ اس طرح قرآن کی حفاظت ہوئی حفظ کے ذریعے

بھی کی اور کتابت کے ذریعے بھی
← اور حدیث کے ذریعے بھی کی۔ رسول ﷺ کی احادیث۔ تاکہ مسلمان درست طریقے سے عمل کر سکیں۔
* قرآن مجید ایک بہترین کتاب ہے۔ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ نہ اس میں لفظی تحریف ہو سکتی ہے نہ معنوی ہو سکتی ہے۔

(10)

اے محمد ﷺ ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سے قوموں میں رسول بھیجے۔ جیسے آپ ﷺ کو مکہ میں بھیجا اسی طرح بہت سے رسولوں کو آپ ﷺ سے پہلے دوسری قوموں میں بھیجا۔

(11)

جب مختلف قوموں کے پاس رسول آئے تو ان لوگوں نے رسولوں کا مذاق اڑایا۔ (رسول اللہ ﷺ کا بھی اہل مکہ نے مذاق اڑایا تھا۔ لعن طعن کرنا، مجنوں بنانا، ظلم کی شدت شروع کر دیا آپ ﷺ کو)۔
← یعنی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے پہلی قوموں میں رسول بھیجے اور اس قوم نے مذاق نہ اڑایا ہو۔
← جب مکی دور شدت اختیار کر گیا تو مسلمانوں اور رسول ﷺ کو تسلی دینے کیلئے یہ سورت نازل کی گئی۔
← ورقہ بن نوفل نے بھی بتایا تھا کہ یہ قوم آپ ﷺ کو نکال دے گی۔ تو آپ ﷺ حیران ہوئے تھے کہ یہ لوگ میری اتنی عزت کرتے تھے تو یہ کیسے مجھے نکالیں گے۔
مذاق اڑانا ← کسی کی بات کو ہلکا سمجھ کر مذاق اڑانا۔

کسی نے نماز پڑھنی شروع کی، تلاوت کرنا start کی تو مذاق اڑانا شروع کر دیا۔

★ جب دورِ جاہلیت تھا تو صحابہ شراب پیتے تھے، عورتیں حجاب نہیں لیتی تھی۔ لیکن جب احکامات نازل ہوئے تو شراب چھوڑ دی، عورتیں حجاب کرنے لگی

• اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پہلے نہیں کرتے تھے تو اب نہیں کرنا۔ یہ شیطانی چال ہے

اللہ جب یہ آیت دیتا ہے تو ڈنکے کی چوٹ پر حق کا کام

• کرنا چاہیئے۔ کسی کے مذاق اڑانے کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

(12)

قرآن کی جب آیتیں نازل ہوتی تھی تو یہ مومنوں کے دلوں کی غذا بن جاتی تھی، سکون بن جاتی تھی۔ اور کافروں کیلئے عذاب بن جاتی تھی۔ کافر لوگ نئے احکام سن کر آگ لگ جاتی تھی ان کے دلوں میں

آیت الٰہی سے مسلمانوں کو تسلی دی جاتی ہے / ان کو تسلی ہوتی ہے۔ اور کافروں کے دلوں میں یہ سلاخ / گرم سلاخ کی طرح لگتی تھی۔ وہ لوگ مذاق اڑاتے تھے

★ اسی طرح قرآن سلاخ کی طرح مجرموں کے دلوں میں لگتا ہے اور وہ مخالفت کرنے لگتے ہیں۔

(13)

اور وہ لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ جب وہ سلاخ دل پر لگتی ہے تو وہ مزید گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ شرک کرنے لگتے ہیں اور

← تحقیق یہ لوگ جو مذاق اڑاتے ہیں، انکار کرتے ہیں

ان کا پہلے زمانے سے یہی طریقہ رہا ہے کہ یہ انکار کرتے رہے ہیں ۔ اور اللہ کا بھی پہلے زمانے سے یہی طریقہ رہا ہے کہ مہلت دیکر عذاب دیتا ہے ۔

(14)

اور اگر ہم ان پر آسمان کا دروازہ بھی کھول دیتے اور وہ اس پر چڑھتے دن دہاڑے ۔
یہ انوکھی بات ہے کہ آسمان پر دروازہ ہو اور وہ اس پر چڑھیں ۔ آسمان پر سوراخ نہیں ہے وہ قیامت کے دن ہوگا ۔

(15)

اللہ رب العزت فرماتا ہے اگر میں ایسا کر بھی دوں تو یہ لوگ کہے گے کہ ہماری نظر روک دی ہے ، ہماری نظر بند ہوگئی ہے بلکہ ہمیں جادو کر دیا گیا ہے ۔
یعنی یہ لوگ اگر آسمان پر بھی آجائے تب بھی یہ لوگ یقین نہیں کریں اور کہے گے ہماری نظروں کو اندھا کر دیا گیا ہے اور لگ رہا ہے ہم آسمان پر آ رہے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے ۔
اللہ رب العزت فرماتا ہے اگر ایسا بھی ان لوگوں کے ساتھ کر دے تو بھی یہ رسولوں پر ایمان نہیں لائے گے ۔ نہ توحید کا اقرار کریں گے ۔

(16)

اور ہم نے آسمان میں بہت سے مضبوط قلعے بنائے ہیں ۔

* بعض لوگ کہتے ہیں کہ بروج سے مراد بڑے بڑے ستارے ہیں ۔ عالم بالا کے قلعے
* بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ فرشتوں کے خطے ہیں جہاں وہ

پہرہ دیتے ہیں۔

بروج ← نمایاں کرنا

* عورت جب زیب و زینت کرتی ہے تو دور سے نمایاں ہوتی تھی۔ تب عورتیں سینہ اور کان ظاہر کرتی تھی (زمانہ جاہلیت)۔

* یہ 12 ستارے ہیں۔ ستارے دور سے ظاہر ہوتے ہیں۔ عربوں میں ان ستاروں کی منزلیں مقرر تھی۔

← بروج ستارے ہیں۔ جو 12 ہیں۔ عربوں کے زمانے میں بھی مشہور تھے۔ لوگ ان سے قسمت کا حال دیکھتے تھے۔

← اللہ رب العزت کہتے ہے کہ یہ میری جو کارگری ہے کہ دیکھنے والے اپنی نظروں میں اس سجاوٹ کو محفوظ کرلیں۔ نیچے کے ساتھ ساتھ اوپر کی دنیا بھی بہت خوبصورت ہے۔

← ان سب چیزوں سورج، چاند، ستاروں کو بنایا اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ان سب کو ختم کرنے کے بعد اللہ حساب بھی لے گا۔

* السجدہ: 7

اللہ تعالیٰ یہ سب چیزیں دکھانے کے بعد روز آخرت ان سب چیزوں کو ختم کرنے کے بعد، انسانوں سے حساب کتاب بھی لے گا۔

(17)

اور عالم بالا کی دنیا کو شیطان سے محفوظ رکھا ہے۔ ان پر شہاب ثاقب ٹوٹ کر گرتا ہے۔ اور شیطان بھاگ نکلتے ہیں۔

* ابو ہریرہؓ سے پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ جب تمام آسمان میں کسی چیز کا فیصلہ

کرتا ہے تو فرشتے اس کا حکم بجا لانے کیلئے نہایت عاجزی سے
اپنے پر پھڑپھڑاتے ہیں۔ الٰہی آواز شوق سے ایسے
صاف پتھر پر زنجیر ماری جاتی ہے۔ اس طرح
اللہ تعالیٰ فرشتوں تک اپنا پیغام پہنچا دیتا ہے۔ پھر جب
ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو دور والے
فرشتے نزدیک والے فرشتے سے پوچھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے
کیا فرمایا۔ جو فرمایا بجا فرمایا۔ فرشتوں کی باتیں
چوری چھپے سننے والے شیطان سن لیتے ہیں۔ اور فرشتے
اس شیطان پر آگ کا شعلہ پھینکتا ہے۔ تو اس طرح
یہ بات زمین تک پہنچ جاتی ہے اور پھر نجومی اور
کاہن تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر لوگ سن کر نجومیوں کی
باتیں مان لیتے ہیں۔

(بخاری کی روایت)

18

شیطان چڑھ نہیں سکتا سوائے اس کے جو اہتمام
کے ساتھ چوری کرنے کیلئے / چوری سے سننے کیلئے چڑھ
جاتا ہے۔ تو اس پر شہاب ثاقب ٹوٹ پڑتا ہے۔
مفسرین سے یہ شہاب ثاقب (جلنے والے ستارے جو
ٹوٹ کر جلتے ہیں) یہ جو شیاطین کو مار بھگاتے ہیں
وہ تمام شیاطین جن جو چوری چھپے باتیں سننا چاہتے
ہیں تو ان پر یہ شہاب ثاقب مارا جاتا ہے۔ یا تو
وہ شیاطین مر جاتے ہیں یا یہ سن کر زمین تک
پہنچ جاتی ہے۔

* الجن سے میں بھی ان کا ذکر ہے
[سورۃ الجن = آیت 8، 9، 10]

CamScanner

★ آیت 17 اور 18 میں اللہ رب العزت بتا رہے ہے

← میرا آسمان پر کیا انتظام ہے۔ اور لوگوں کو اس کو ماننا چاہیئے اور آخرت کی تیاری کرنی چاہیئے۔

(19)

اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہے ہم نے زمین کو پھیلا دیا ہے اور مضبوط پہاڑ اس کے اندر جما دیئے ہیں / ٹھوک دیئے ہیں تاکہ زمین ادھر اُدھر لڑھک نہ جائے۔ اور ایک خاص مقدار میں ہر چیز اُگا دی ہے اس میں۔

زمین کو اس طرح رب العالمین نے بنایا ہے کہ اس میں ہر چیز اُگا دی ہے۔ زمین ہموار ہے ہر طرح کی نباتات اُگائی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔

اللہ کی کائنات میں ہر چیز موزوں اور مناسب ہے

اللہ کے یہ دلائل صرف نباتات تک نہیں بلکہ معیشت تک ہے۔

(20)

• معیشت زندگی گزارنے کے اسباب

معیشت کے اسباب بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیئے ہیں اور تم اُن کو نہیں رزق دینے والے - تمہیں بھی میں (اللہ) رزق دیتا ہوں اور اُن کو بھی۔

← چرند پرند، درندے ان کی بھی روزی شامل ہے

← ہم سمجھتے ہیں کہ اپنی اولادوں کو ہم دیتے ہیں، ہم تمہیں اللہ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو رزق دینے والا ہے

(21)

ایک اور اہم حقیقت کی طرف اللہ نے اشارہ کیا ہے۔ اللہ رب العالمین نے پوری کائنات میں توازن پیدا کیا ہوا ہے۔

• اللہ کے پاس ہر طرح کے خزانے موجود ہیں۔ اجزائے کائنات کی تقدیر اور تدبیر کی علامت ہے۔

• پانی کتنا چاہیئے، حرارت کتنی چاہیئے۔ یہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

• اگر ان چیزوں میں کمی یا زیادتی ہو جائے تو زمین کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ کائنات کی ہر چیز کو اللہ نے ایک اعتدال پر قائم کیا ہے۔ یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے۔

(22)

بار آور / حاملہ کرنے والی ہواؤں کو ہم ہی بھیجتے ہیں اور آسمان سے پانی اتارتے ہیں اور تم کو ہم وہ پلاتے ہیں اور تمہارے پاس اس کے خزانے نہیں ہیں۔

← بار آور ہوائیں ذرات کو پودوں تک پہنچاتی ہیں Pollen مادہ پھول تک گراتا ہے۔ یہ کام ہوائیں کرتی ہیں پھر male جب پھول کا رس چوستے ہیں تو کچھ pollen وہی چھوڑ آتے ہیں اور ہوائیں انہیں مادہ تک پہنچاتی ہیں۔ Fertilization کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کئی سال پہلے قرآن میں کر دیا

• اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ یہ پانی تم اتارتے ہو یا ہم۔ تاکہ انسان قدرت کے کرشموں پر غور و فکر کریں اور ایمان اور مضبوط ہو جائے۔

• تم تو اس دولت کے خزانہ دار نہیں ہو۔ اللہ جس کو چاہے رسول بنائے، جس کو چاہے کتاب کا علم دیں۔ اے اہل مکہ! تم کون ہوتے ہو ان سب کے خزانہ دار۔

(23)

زندگی اور موت ہم دیتے ہیں اور ہم ہی اس کے وارث ہیں
لوگوں کو تمہیں میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے
دنیا میں جو تم نے جس کی بوائی کی، میری نافرمانی کی
تو تم لوگوں نے کیا پایا ہے۔ میرے ہی پاس آنا ہے

• زندگی اور موت انسان کا امتحان لینے کیلئے ہے۔ وارث تو وہ ہی ذات ہے۔ لوگ کبھی امید میں دنیا سے لگا لیتے ہیں (ایک چیز موجود ہو تو دوسری کی طلب کرنا۔ دنیاوی چیزوں کیلئے تڑپنا۔ کسی کا شاندار گھر دیکھ کر خود کے پاس گھر کو چھوٹا سمجھنا۔ تو یہ سب ناشکری ہے۔)

مستقدمین — مستاخرین
نماز والے --- غفلت والے
سابقون الاولون — غفلت میں پڑے رہے
پہلی صفوں میں جو موجود ہیں — جو زندہ ہیں

مجبور ہے 25 & 24 ←

(24)

اللہ کو سب معلوم ہے کہ پہلے لوگ کون تھے اور پیچھے والے کون تھے۔ کون دعوت کو قبول کرنے والا ہے، کون انکار کرنے والا ہے۔ اللہ علیم ہے۔ کون اس کی ماننے والا ہے اور کون انکاری ہے۔ اسے سب معلوم ہے۔

(25)

اور وہ ہم سب کو جمع کریں گا۔ اس کے حکیم ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ روز محشر کو پیدا کریں۔ لوگوں کو وہاں ہانک کر اکٹھے کریں۔ وہاں ان سے حساب لیا جائے گا۔ وہ دانا اور جاننے والا ہے۔

آیت 1 - 25

توحید اور آخرت کے دلائل زمین اور آسمان سے۔
لوگ دو گروہوں میں مستقدمین اور مستاخرین

اگلی آیات میں

آدمؑ اور ابلیس کا واقعہ

آدمؑ ہے انسان کا symbol
ابلیس ہے کفر کا symbol

ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا۔
مٹی کی (3) قسموں سے انسان کو بنایا

* عام مٹی ← تراب "خلقہ من تراب" ← ہم نے آدم کو تراب سے بنایا
خشک مٹی

* طین ← چکنی اور چپکنے والی مٹی ← طین لازب

تین طرح کی مٹی سے انسان کو اللہ رب العزت نے بنایا۔

• حما ← ایسی مٹی جس میں خمیر (بو) اٹھ گئی ہو۔ سیاہ لیسدار والی مٹی
• مسنون ← قالب میں ڈھلی ہوئی مٹی۔
• صلصال ← ایسا گارہ جو خشک ہونے کے بعد بج اٹھے۔

• خمیر اٹھی ہوئی مٹی کا پتلا بنایا جو خشک ہونے کے بعد بج اٹھا۔

انسان کو اپنی حقیقت پر غور کرنا چاہیے کہ اس کی ابتدا کیسی چیز سے ہوئی۔ پھر وہ کفر نہیں کرے گا۔

(27)

اس سے پہلے ہم جنوں کو آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے ہے۔

مفسرین کہتے ہیں جنوں کے جد امجد کا نام الجان ہے
اللہ تعالیٰ نے جنوں کے باپ کی پیدائش پہلے ہی گرم ہوا سے کر دی تھی۔ آگ کو جو تیز حرارت سے تشبیہ دی گئی ہے اس کا مطلب جن آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

• جن اپنی شکل change کر سکتے ہیں۔ یہ بلی، کتے اور سانپ کی شکل میں آ سکتے ہیں۔
• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم اپنے گھروں میں سانپ

دیکھو تو مارے سب بچے ایک دفعہ کہہ دو اگر تم جن ہو تو چلے جاؤ"۔

4- قرآن میں جان کا لفظ سانپ کیلئے استعمال ہوا ہے جو بڑا اور لمبا ہو۔

- انسان کی پیدائش مٹی سے ہوئی اور جنوں کی آگ سے۔
- ابلیس جنوں میں سے ہی تھا۔

(28)

اور وہ وقت یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا میں سیاہ کیچڑ والی ڈھلی ہوئی بجنے والی مٹی سے انسان پیدا کرنے والا ہوں۔

(29)

پھر جب میں اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں [انسان کے اندر جو روح پھونکی گئی ہے وہ اللہ کی صفات کا عکس ہے].

انسان اشرف المخلوقات کیوں ہے؟ کیونکہ اللہ رب العزت نے اس میں اپنی روح پھونکی ہے۔ انسان کو جتنی بھی صلاحیتیں ملی ہیں وہ اللہ کی روح کی وجہ سے ہے۔ انسان کے اندر spark نور یزدانی کی وجہ سے ہے۔ اللہ کی صفات ہے کہ وہ اللہ سے جڑنا چاہتا ہے۔

یہ آیت بتاتی ہے انسان بہت افضل ہے۔ کہ اس میں اپنی روح پھونکی۔

- اور کہا جب میں روح پھونکوں تو تم سب کے سب اس کو سجدہ کرنا۔ مطلب اللہ کے حکم کے آگے سجدہ کرنا۔ اللہ کی اطاعت کرنا
- اللہ تعالیٰ خود اس بات کا فیصلہ کر رہے ہے کہ تمام فرشتے میرے حکم کے آگے سجدہ کریں۔

(30)

سب فرشتوں نے سجدہ کر لیا۔

(31)

سوائے ابلیس کے۔ اس نے کہا میں کیسے سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

(32)

اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے ابلیس تجھے کیا ہوا۔ تونے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ تم سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل کیوں نہ ہوا۔

(33)

ابلیس نے کہا میں اس انسان کو کیسے سجدہ کرو جسے تم نے سڑی ہوئی بدبو والی سوکھی اور بجنے والی مٹی سے پیدا کیا۔

*مفسرین کہتے ہیں یہ مٹی کا ذکر یہاں پر (3) دفعہ ہوا ہے۔ یہ تکرار بلا وجہ نہیں ہے۔ تکرار کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بتانا چاہتے ہے کہ انسان ذرا سوچ تو سہی تیری حقیقت کیا ہے؟ تو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟

اگر انسان اپنی حقیقت پر غور کرے تو وہ ایک اچھا مسلمان بن سکتا ہے۔

• اب شیطان کا یہ کہنا/انکار کرنا کہ میں تو برتر چیز (آگ) سے پیدا کیا گیا اور انسان حقیر (مٹی) چیز سے پیدا کیا گیا۔ وہ یہ بات بھول گیا کہ اس انسان میں اللہ رب العزت نے اپنی روح پھونکی ہے۔

• صفات الٰہی کا ایک حصہ اللہ نے اپنی مخلوق کو دیا باقی ۹۹ حصے اپنے پاس رکھے۔

• ایک حصہ خود کے پاس نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ انسان خود کو

نعوذ باللہ اللہ سے ہو لیں

(34)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا سے شیطان کو کہ تم یہاں سے نکل جاؤ۔

* **منہا** ⇐ بعض لوگ ← جنت کہتے ہیں
بعض لوگ ← معزز فرشتوں کی جماعت سے نکل جا
کیونکہ تو مردود ہے لوگوں سے نکل جا۔

(35)

قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے
سزا ہو گئی شیطان کو ⇐ (1) رجیم
(2) قیامت کے دن تک لعنت

(36)

ابلیس نے کہا اے میرے رب تو مجھے مہلت دے دے / زندگی کی مہلت دے دیں / اس دن تک مہلت دے دیں جس دن تمام انسان اٹھائے جائیں گے

(37)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے مہلت ہے جب تک باقی تمام لوگوں کو جینے کی مہلت ہے انہیں بھی مہلت دی جاتی ہے۔

(38)

مہلت دی جاتی ہے روز وقت مقرر کی۔

← ابلیس کو چوس اصلی بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی مانتا (accept کرتا) وہ اکڑ گیا اور مہلت مانگی اللہ سے

کس چیز کی مہلت مانگی ؟

(39)

اب شیطان مہلت / موقع مانگتا ہے تاکہ وہ بنی آدم کو گمراہ کر سکے۔ وہ اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہوئے یہاں پر اس کی گستاخی کی حد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو کہتا ہے کہ تونے مجھے گمراہ کیا (اگر میں نے سجدہ کرنے کا حکم نہیں مانا، میں گمراہ ہو گیا ہوں تو آپ کی وجہ سے۔ گویا کہ آپ حکم نہیں دیتے تو میں گمراہ نہ ہوتا)

* زمین کو مزین کرنا ← گناہ کے کاموں سے۔ انسان کو سیدھے راہ سے بھٹکا دینا۔ انسان کو بہلاؤں گا اسے گناہ آراستہ کر کے دکھاؤں گا۔ خواہشات کو آراستہ کروں گا۔

(40)

سوائے ان بندوں کے جو مخلص ہیں۔ تیرے مخلص بندے (منتخب کیے ہوئے) میرے بہکاوے میں نہیں آئیں گے۔ وہ توحید اور رسالت پر قائم رہیں گے۔

← انسان کو شیطان زبردستی گناہ کی طرف کھینچ کر نہیں لا سکتا۔ اس سے یہ بات بھی پتا چلتی ہے

• مخلص رسول اللہ، پیغمبر، نیک لوگ ہے۔

• مخلص بننے کیلئے اپنی نیت کا جائزہ لینا۔

(41)

دو معنی ہے:

یہ راستہ سیدھا ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے۔

① جو چلنا چاہے گا اس کیلئے یہ راستہ مشکل نہیں ہے۔ توحید کا راستہ نہایت سیدھا اور ہموار ہے۔ وہ گمراہ نہیں ہوں گے۔

② اللہ تعالیٰ کہتا ہے جو تیری (شیطان) پیروی کرنا چاہیں گے ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔ ان کو زبردستی صراط مستقیم پر نہیں لایا جائے گا۔

CamScanner

• شیطان انسان کو زبردستی گمراہی کی طرف نہیں لا سکتا۔

(42)

اللہ تعالیٰ کہتا ہے جو میرے بندے ہیں ان پر تم قدرت نہیں رکھتے

← (اگر شیطانی راستے پر بھی چلے گے تو آئے گے میرے پاس ہی۔ مر کر تو اللہ کے پاس ہی جانا ہے)

• اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی وہ گمراہی میں ہے۔ اور شیطان کی پیروی کرنے والوں نے بھی تو اللہ کے پاس ہی جانا ہے۔

امام احمد بن حنبل کی موت کا واقعہ شیطان اُن کے پاس جا کر کہتا ہے ۔ ۔ ۔ امام کا کہنا نہیں نہیں ابھی تو نہیں شیطان کا کہنا تم اتنے نیک ہو تم جنت میں جاؤ گے۔ امام کا کہنا ابھی یہ خیال نہیں آنا چاہئے میرے دل میں۔

• اللہ کے بندوں پر شیطان کا بس نہیں چلے گا۔

(43)

اور تم سب کیلئے جہنم کی وعید ہے۔

موعد = جگہ، وقت

موعد ← ظرف زمان
ظرف مکان

ان سب کیلئے اللہ رب العزت نے جہنم کا وعدہ کر دیا ہے۔ جہنم ان تمام گمراہیوں، گناہوں کا مجموعہ ہے جو انہوں نے اللہ رب العزت سے کی۔

(44)

جو لوگ ابلیس کی پیروی کریں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔

← جہنم کے سات دروازے ہیں۔ جہنم کے یہ دروازے گمراہی اور گناہوں کے لحاظ سے ہیں جن پر چل کر

آدمی اپنے لیے دوزخ کی راہ کھولتا ہے۔ کوئی شرک کے ذریعے، کوئی گناہ کے ذریعے۔

مفسرین

بعض سات درجے کہتے ہیں
سات دروازے کہتے ہیں

ایک ہی گناہ کے مجرم اکٹھے کر لیے جائیں گے اور ایک دروازے سے گزارے جائیں گے۔ ہر طبقے کے لحاظ سے مجرم داخل کیے جائیں گے

• عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں:

"اس سے مراد یہ نام ہے جہنم، سعیر، لظیٰ، حطمہ، سقر، جحیم اور ھاویہ" اور جہنم کا لفظ ان سب طبقات کیلئے عام بھی ہے اور پہلے طبقے کا نام بھی ہو سکتا ہے

★ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں

1. پہلا طبقہ میں مسلمان ہوں گے
2. دوسرا طبقہ میں یہودی
3. تیسرا طبقہ میں [illegible] ← نصارا ہوں گے
4. چوتھا طبقہ میں صابئین ہوں گے
5. پانچواں طبقہ ← سقر ← جس میں مجوسی ہوں گی
6. چھٹا طبقہ میں مشرک ہوں گے
7. ساتواں طبقہ منافق ہوں گے

(باقی تفصیل بس اللہ ہی جانتا ہے)

★ جہنم کے 7 دروازے اور جنت کے 8 دروازے ہیں۔

★ مفسرین کے مطابق

جزء مقسوم۔ گناہوں کو (7) عنوان دیتے ہیں

1. شرک
2. رجم
3. قتل
4. زنا
5. جھوٹی شہادت
6. کمزوروں پر ظلم
7. بغاوت کرنا

(ان کی تفصیل سورۃ بنی اسرائیل میں آئے گی)

- شیطان — کا بہکاوا — جس میں تمہیں گرانا چاہتا ہے۔
- نبی کریمؐ — تمہیں بچانا چاہتے ہیں۔

اپنی غلطی کے ذمہ دار تم خود ہو۔ کرو تو قبول کر دا اس پر توبہ کر کے بخشش مانگو۔

شیطان کا کام ہے اپنی غلطی دوسروں پر دھرنا۔

← دنیا میں جس عمل ہوں گے اس کے مطابق جزا و سزا ہوگی۔

- جہنم اللہ کے نافرمانوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

← اندھا دھند جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا۔ لوگوں کے گناہوں کے مطابق جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

(45)

جہنم کے ساتھ اللہ رب العزت جنت کا ذکر رہے ہے۔

- متقی لوگ باغات اور چشموں میں جائے گے۔

(46)

اور ان سے کہا جائے گا اس میں (1) داخل ہو جاؤ سلامتی (2) کے ساتھ اور امن (3) سکون ہو گا وہاں۔

- دنیا میں ایک خوف و خطر ہے۔ ہر وقت آنے والے وقت کو لیکر خدشات رہتے ہیں۔ مستقبل کی فکر اور خوف۔ جنت میں ایسا نہیں ہو گا۔ جنت میں امن و سکون ہو گا۔

← دنیا میں تو امن و سکون نہیں ہوتا۔

(47)

اللہ تعالیٰ کہتے ہے کہ جنتی لوگوں کے دل سے کینہ نکال کر جنت میں داخل کر دو گا۔

★ "حضرت علی کرم اللہ (رض) نے آیت پڑھ کر کہا تھا امید ہے عثمان (رض)، طلحہ (رض) اور زبیر (رض) کے درمیان بھی صفائی کروا دے گا۔"

← جنت میں جانے سے پہلے کوئی بھی رنجش، خفگی نہیں ہوگی۔ وہ اللہ نکال دیں گا۔ وہ آپس میں بھائی بھائی ہو کر آمنے سامنے بیٹھ کر اپنے تختوں پر ہو گے۔ محبت پیار کی فضا ہوگی۔ سب پیار محبت سے رہے گے۔

(48)

وہاں پر مشقت نہیں ہوگی۔ کوئی محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ اور نہ ہی وہاں سے ان کو نکالا جائے گا۔

★ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اہل جنت سے کہہ دیا جائے گا کہ اب تم ہمیشہ تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہ ہو گے۔ اور اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی تم کو موت نہ آئے گی۔ اور اب تم ہمیشہ جوان رہو گے، کبھی تم کو بڑھاپا نہ آئے گا۔ اور اب تم ہمیشہ مقیم رہو گے، کبھی کوچ کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔"

← جنت میں انسان کو اپنی معاش اور ضروریات کیلئے کوئی محنت کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بلا معاوضہ اور بلا مشقت ملے گی۔ وہ سوچیں گے اور خادم ان کے سامنے حاضر ہو جائیں گے۔

• دنیا میں انسان پہلے دولت کمانے کیلئے پریشان رہا، پھر اُس کی حفاظت کیلئے پریشان رہا۔

• دنیا میں جو جتنا تھکتا ہے اتنا ہی اس کو اجر ملے۔ دنیا میں جو جتنا خود کو رب کی رضا کیلئے تھکائے گا اس کو جنت میں اتنا ہی آرام ملے گا۔

(49) & (50)

اے نبی بتا دیجئے میرے بندوں کو کہ بے شک میں بہت بخشنے والا مہربان ہوں۔ اور میرا عذاب بہت دردناک ہے۔

• یہ آیت بتاتی ہے کہ اگر کوئی گناہ کرتا ہے اور اللہ ڈھیل دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ عذاب نہیں دے گا۔ اللہ ان کو بھی مہلت دے رہا ہے۔

• اور جو دنیا میں اللہ کے کام کرتا ہے اور اگر کوئی غلطی ہو

ہو جائے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

← اللہ کی ایک صفت دوسری سے ٹکراتی نہیں ہے۔

CamScanner